ماتم حسینؑ کا

برپا ہے شہر شہر میں ماتم حسینؑ کا
لگتا ہے جیسے سارا ہے عالم حسینؑ کا

کتنا لہو بہایا گیا شور و شین پر
کتنے ہوئے شہید عزائے حسینؑ پر
پھر بھی ہوا نہ جوشِ عزا کم حسینؑ کا

سدا رہے گا ماتم حسینؑ کا
رب کا ہے وعدہ ماتم حسینؑ کا

دل کی ہے جا نماز محبت حسینؑ کی
آنکھوں کی ہے نماز زیارت حسینؑ کی
ہاتھوں کا سجدہ ماتم حسینؑ کا

برپا ہے شہر شہر میں ماتم حسینؑ کا

فرشِ عزا کے باب میں شورش بہت ہوئی
اِس نام کو مٹانے کی کوشش بہت ہوئی
اِس سے تو اور بڑھتا گیا غم حسینؑ کا

ظالم جفا شعار ستمگار مر گئے
163
سارے یزیدیت کے طرفدار مر گئے
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

سدا رہے گا ماتم حسینؑ کا

روتے ہیں غم میں سارے پیمبرؐ حسینؑ کے
قرآن نوحے پڑھتا ہے کُھل کر حسینؑ کے
کرتا ہے کعبہ ماتم حسینؑ کا

اکبرؑ سے نوجوان کی حالت نظر میں تھی
سارا بدن تھا خون میں برچھی جگر میں تھی
برچھی کے ساتھ اٹکا رہا دَم حسینؑ کا

شامل ہوا وفا کا سمندر فرات میں
پیاسے نے پیاس ڈال دی بڑھ کر فرات میں
بازو کٹا کے مر گیا ضیغم حسینؑ کا

مردہ دلوں کو اِس نے دھڑکنا سکھا دیا
اِس نے سیاہ داغ کو سورج بنا دیا
ہے معجزانہ ماتم حسینؑ کا

برپا ہے شہر شہر میں ماتم حسینؑ کا

بیٹے بھتیجے بھائی کسی کی نہ آس تھی
تنہائی تھی لہو تھا قیامت کی پیاس تھی
ہائے بوقتِ عصر وہ عالم حسینؑ کا

سُن لے اگر کہیں ہو امیہ کی باقیات
کہتا ہے سینہ ٹھوک کے ہر ماتمی کا ہاتھ
ہوتا رہے گا ماتم حسینؑ کا

اِن ظالموں سے کہہ دو مصدقؔ بچشمِ تر
تاراج کربلا میں ہوا فاطمہؑ کا گھر
ماتم بتاؤ کیوں نہ کریں ہم حسینؑ کا